یہود، مشرکین، قبائلِ عرب اور غیر مسلم حکمرانوں کے ساتھ تعلقات و سفارت کاری

رسول اللہ ﷺ کے یہود، مشرکین، قبائلِ عرب اور بیرونی حکمرانوں کے ساتھ تعلقات اور سفارتی اصولوں کا جائزہ

30	10	1021
کثیر الانتخابی سوالات	مختصر سوالات و جوابات	الفاظ کا مضمون

تفصیلی مضمون

1. تعارف: نبوی سفارت کاری کے اصول

سیرتِ نبوی ﷺ کا ایک نہایت اہم پہلو وہ اصول ہیں جن کی بنیاد پر رسول اللہ ﷺ نے یہود، مشرکینِ مکہ، جزیرہ نماعرب کے مختلف قبائل اور بیرونی سلطنتوں کے حکمرانوں کے ساتھ تعلقات استوار کیے۔ یہ مطالعہ محض جنگی واقعات کی فہرست نہیں بلکہ ایک ایسے سفارتی اور اخلاقی نظام کی وضاحت ہے جس میں عدل، وفائے عہد اور دعوت مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآن کا اصول

﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾

یعنی اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسا رکھو اس پورے نظام کی روح ہے۔

2. بنیادی اصول: مذہب نہیں عمل معیار

بنیادی اصول: عمل معیار ہے، مذہبی شناخت نہیں نبوی تعلقات کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ کسی گروہ کی محض مذہبی شناخت جنگ کا سبب نہیں بنائی گئی۔ جہاں امن ممکن ہوا وہاں معاہدے اور گفتگو کو ترجیح دی گئی، اور جہاں کھلی جارحیت پیش آئی وہاں دفاعی کارروائی کی گئی۔ یہ اصول نہ صرف مشرکین بلکہ اہلِ کتاب کے ساتھ تعلقات میں بھی یکساں طور پر کارفرما رہا، اور یہی توازن نبوی سفارت کاری کو دیگر معاصر سیاسی نظاموں سے ممتاز کرتا ہے۔

3. میثاقِ مدینہ اور یہودی قبائل کے تعلقات

مدینہ کے یہودی قبائل اور میثاقِ مدینہ ہجرت کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ نے میثاقِ مدینہ کے ذریعے شہر کے یہودی قبائل کو مذہبی آزادی، مشترک دفاع کی ذمہ داری اور شہری حقوق عطا کیے۔ یہ تعلق زبردستی تبدیلیِ مذہب پر نہیں بلکہ ایک باقاعدہ شہری معاہدے پر مبنی تھا، جس میں تمام فریق مدینہ کے دفاع اور امن میں برابر کے شریک تھے۔ بعد میں بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ کے ساتھ جو تنازعات پیش آئے، ان کے اسباب اور واقعات مختلف تھے اور روایات میں ان کی بنیاد عہد شکنی، سازش یا دشمن سے خفیہ تعاون کے الزامات پر رکھی گئی ہے۔ علمی دیانت کا تقاضا ہے کہ ان مخصوص واقعات سے تمام یہود کے خلاف ایک عمومی مذہبی دشمنی کا نتیجہ نہ نکالا جائے، کیونکہ ایسا استنباط نہ تاریخی حقائق سے ہم آہنگ ہے اور نہ قرآنی عدل کے اصولوں سے۔

4. مشرکینِ مکہ: صبر سے عفوِ عام تک

مشرکینِ مکہ: صبر سے عفو تک کا سفر مکی دور میں شدید ترین ظلم کے باوجود مسلمانوں کو صبر، برداشت اور پرامن دعوت کی ہدایت دی گئی۔ مدنی دور میں جب قریش نے کھلی جنگی جارحیت کا راستہ اختیار کیا تو بدر، احد اور خندق جیسے دفاعی معرکے پیش آئے۔ تاہم جیسے ہی حالات نے اجازت دی، حدیبیہ کے معاہدے اور بعد ازاں فتحِ مکہ کے موقع پر دیا گیا عام معافی کا اعلان اس بات کی روشن مثال بنا کہ امن، معاہدہ اور عفو ہی نبوی پالیسی کے حقیقی مرکزی وسائل تھے اور جنگ ہمیشہ آخری اور مجبوری کا راستہ رہی۔

5. عرب قبائل کی بتدریج شمولیت

قبائلِ عرب: بتدریج شمولیت کا نمونہ رسول اللہ ﷺ نے مختلف قبائل کے ساتھ بیعت، امن، باہمی تعاون اور عدم جارحیت کے متنوع معاہدے کیے۔ آنے والے وفود کو عزت و احترام دیا گیا اور مقامی حالات کے مطابق معلم اور عامل بھیجے گئے تاکہ دین کی تعلیم اور انتظامی امور کا نظم قائم رہے۔ اس طرح قبائلی خود مختاری کو یکدم ختم کرنے کے بجائے بتدریج ایک وسیع تر عدل پر مبنی نظام میں شامل کیا گیا جو خود سیاسی حکمتِ عملی میں ایک نہایت پختہ طریقہ کار ہے۔

6. غیر مسلم حکمرانوں کو دعوتی خطوط

غیر مسلم حکمرانوں کو خطوط اور سفارتی آداب حدیبیہ کے بعد امن کا ماحول ملنے پر رسول اللہ ﷺ نے روم کے شہنشاہ ہرقل، ایران کے کسریٰ، مصر کے مقوقس اور حبشہ کے نجاشی سمیت متعدد حکمرانوں کو دعوتی خطوط ارسال کیے، جن میں توحید، آپ ﷺ کی رسالت اور دعوتِ حق قبول کرنے کی ذمہ داری بیان کی گئی۔ اس مقصد کے لیے آپ ﷺ نے بین الاقوامی سفارتی رواج کے مطابق ایک مہر بھی بنوائی، کیونکہ معلوم ہوا کہ بغیر مہر کے خط کو تحریری سند نہیں سمجھا جاتا۔ صحیح بخاری میں ہرقل کے نام پیغام کی روایت مضبوط سند سے ثابت ہے، جبکہ دیگر خطوط کی اسناد اور محفوظ متون یکساں درجے کے نہیں، اس لیے تحقیقی احتیاط کے ساتھ ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ سفیروں کے تحفظ، وفود کی معزز میزبانی اور واضح تحریری ابلاغ نے اس ابتدائی اسلامی سفارت کاری کو ایک منظم اور قابلِ تقلید صورت دی۔

7. نجاشی اور حبشہ کی روشن مثال

نجاشی اور حبشہ کی مثال اہلِ کتاب کے ساتھ مثبت تعلقات کی ایک نہایت روشن مثال حبشہ کے عیسائی حکمران نجاشی کے ساتھ نبوی رابطہ ہے۔ مکی دور کی سختیوں سے تنگ آ کر جب مسلمانوں کے دو گروہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تو نجاشی نے نہ صرف انہیں پناہ دی بلکہ قریش کے نمائندوں کے دباؤ کے باوجود انصاف کے ساتھ ان کا مقدمہ سنا اور مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کو بھی دعوتی خط ارسال کیا اور روایات کے مطابق نجاشی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ کسی غیر مسلم حکمران کے ساتھ تعلق محض سیاسی مصلحت پر نہیں بلکہ باہمی احترام، انصاف اور دعوت کے اصولوں پر بھی استوار ہو سکتا ہے۔

8. عصرِ حاضر کے لیے سفارتی رہنمائی

عصرِ حاضر کے لیے رہنمائی نبوی نمونہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مذہبی شناخت برقرار رکھتے ہوئے بھی عادلانہ بقائے باہمی ممکن ہے۔ معاہدے کی پابندی، خواہ قوت کی حالت ہو یا کمزوری کی، ایک اخلاقی ذمہ داری کے طور پر پیش کی گئی۔ سفارت کاری کو اصول فروشی نہیں بلکہ خونریزی روکنے اور حق کو واضح کرنے کی ایک حکیمانہ صورت کے طور پر اپنایا گیا۔ یہ اصول آج کے کثیر المذاہب اور کثیر الثقافتی معاشروں میں بین المذاہب تعلقات اور بین الاقوامی سفارت کاری کے لیے بھی اتنے ہی متعلقہ ہیں جتنے ساتویں صدی عیسوی کے عرب میں تھے۔

9. نتیجہ: عدل اور دعوت کا امتزاج

نتیجہ مجموعی طور پر یہود، مشرکین، قبائلِ عرب اور غیر مسلم حکمرانوں کے ساتھ نبوی تعلقات یہ ثابت کرتے ہیں کہ عدل اور دعوت کا امتزاج کسی بھی دور میں پرامن بقائے باہمی کی ٹھوس بنیاد بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ طرزِ عمل اس بات کی دلیل ہے کہ مذہبی رواداری اور اصولی مؤقف ایک ساتھ قائم رہ سکتے ہیں، بشرطیکہ ان کی بنیاد ذاتی مفاد کے بجائے عدل اور حقیقی سلامتی پر رکھی جائے۔ یہی سبق آج کے کثیر المذاہب معاشروں کے لیے بھی قابلِ تقلید ہے اور یہی سیرتِ نبوی ﷺ کے سفارتی پہلو کا سب سے قیمتی حاصل ہے۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، الممتحنۃ 60:8-9؛ الأنفال 8:61؛ آل عمران 3:64
2. صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث ہرقل؛ کتاب المغازی
3. صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر
4. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ
5. محمد حمید اللہ، الوثائق السیاسیۃ للعہد النبوی
6. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم

مختصر سوالات و جوابات

1 نبوی تعلقات کی بنیادی اساس کیا تھی اور مذہبی شناخت کا اس میں کیا کردار تھا؟

رسول اللہ ﷺ کے دیگر اقوام اور قبائل کے ساتھ تعلقات کی بنیاد عدل، وفائے عہد، دعوت اور حقیقی سلامتی کے اصولوں پر رکھی گئی تھی۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی گروہ کی مذہبی شناخت بذاتِ خود کبھی جنگ کا جواز نہیں بنائی گئی؛ جنگ صرف وہاں پیش آئی جہاں کھلی جارحیت، عہد شکنی یا حقیقی عسکری خطرہ موجود تھا۔ جہاں بھی امن کا امکان نظر آیا وہاں معاہدے اور گفتگو کو واضح ترجیح دی گئی۔ یہ اصول مشرکین اور اہلِ کتاب دونوں کے ساتھ تعلقات میں یکساں طور پر لاگو رہا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبوی سفارت کاری کسی مذہبی تعصب پر نہیں بلکہ عملی رویے اور عدل پر مبنی تھی۔

2 میثاقِ مدینہ نے یہودی قبائل کے ساتھ کس نوعیت کا تعلق قائم کیا؟

ہجرت کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ نے میثاقِ مدینہ کے ذریعے شہر کے یہودی قبائل کو مذہبی آزادی، مشترک دفاع کی ذمہ داری اور مکمل شہری حقوق عطا کیے۔ یہ تعلق کسی جبری تبدیلیِ مذہب پر نہیں بلکہ ایک باقاعدہ تحریری شہری معاہدے پر مبنی تھا، جس میں تمام فریق مدینہ کے امن اور دفاع میں برابر کے شریک قرار دیے گئے۔ یہ دستاویز اسلامی تاریخ کی ابتدائی تحریری آئینی دستاویزات میں شمار ہوتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ کثیر المذاہب معاشرے میں بقائے باہمی کا نظام قرآن و سنت کی روشنی میں ابتدا ہی سے موجود تھا، نہ کہ یہ کوئی بعد کی اختراع ہے۔ اس معاہدے کی روح آج بھی کثیر المذاہب معاشروں کے لیے ایک قابلِ تقلید نمونہ فراہم کرتی ہے۔

3 بنو قینقاع، نضیر اور قریظہ کے تنازعات کو کس تناظر میں سمجھنا چاہیے؟

بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ کے ساتھ پیش آنے والے تنازعات مختلف اوقات، مختلف اسباب اور مختلف سیاق و سباق میں رونما ہوئے، اس لیے انہیں ایک ہی سانچے میں نہیں ڈھالا جا سکتا۔ سیرت کی روایات میں ہر معاملے کی بنیاد عہد شکنی، دشمن سے خفیہ ساز باز یا جنگی حالت میں دشمن کا عملی تعاون بتائی گئی ہے۔ اس لیے علمی دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ ان مخصوص واقعات سے تمام یہود کے خلاف ایک عمومی مذہبی دشمنی کا نتیجہ اخذ نہ کیا جائے، کیونکہ ایسا نتیجہ نہ تاریخی شواہد سے ثابت ہے اور نہ قرآن کے عدل پر مبنی اصولوں سے میل کھاتا ہے، جو ہر فرد یا گروہ کا احتساب اس کے اپنے عمل کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

4 مکی اور مدنی ادوار میں مشرکینِ مکہ کے ساتھ نبوی رویے میں کیا فرق نظر آتا ہے؟

مکی دور میں مسلمانوں کو شدید ترین ظلم و ستم کے باوجود صبر، برداشت اور پرامن دعوت کی سخت ہدایت دی گئی تھی، اور جوابی کارروائی کی کوئی اجازت نہیں تھی۔ مدنی دور میں جب قریش نے کھلی جنگی جارحیت اختیار کی تو بدر، احد اور خندق جیسے دفاعی معرکے ناگزیر ہو گئے۔ تاہم جیسے ہی حالات نے اجازت دی، حدیبیہ کا معاہدہ اور فتحِ مکہ کے موقع پر دیا گیا وسیع پیمانے کا معافی نامہ اس بات کی روشن مثال بنے کہ امن، معاہدہ اور عفو ہی نبوی پالیسی کے اصل اور مستقل ذرائع تھے، جبکہ جنگ ہمیشہ ایک آخری اور مجبوری کا راستہ رہا، نہ کہ ترجیحی حکمتِ عملی۔

5 رسول اللہ ﷺ نے عرب قبائل کو اسلامی نظم میں کس طریقے سے شامل کیا؟

رسول اللہ ﷺ نے مختلف قبائل کے ساتھ بیعت، امن، باہمی تعاون اور عدم جارحیت پر مبنی متنوع معاہدے کیے، جو ہر قبیلے کے مخصوص حالات کے مطابق ترتیب دیے جاتے تھے۔ آنے والے وفود کو عزت و احترام سے نوازا جاتا اور انہیں مقامی حالات کے مطابق معلم اور عامل بھیجے جاتے تاکہ دینی تعلیم اور انتظامی امور کا مناسب نظم قائم رہے۔ اس طرح قبائلی خود مختاری کو یکدم ختم کرنے کے بجائے بتدریج اور مرحلہ وار ایک وسیع تر عدل پر مبنی سیاسی نظام میں شامل کیا گیا۔ یہ طریقہ کار اس بات کی دلیل ہے کہ نبوی سیاست میں فوری اور جبری یکسانیت کے بجائے تدریج اور مقامی مصلحت کو مدنظر رکھا جاتا تھا۔

6 غیر مسلم حکمرانوں کو دعوتی خطوط بھیجنے کا مقصد اور طریقہ کار کیا تھا؟

حدیبیہ کے بعد امن کا ماحول ملنے پر رسول اللہ ﷺ نے روم کے ہرقل، ایران کے کسریٰ، مصر کے مقوقس اور حبشہ کے نجاشی سمیت متعدد حکمرانوں کو دعوتی خطوط ارسال کیے، جن میں اللہ کی بندگی، نبوی رسالت اور ذمہ دار طریقے سے حق قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس مقصد کے لیے آپ ﷺ نے بین الاقوامی سفارتی رواج کے مطابق ایک باقاعدہ مہر بھی بنوائی، کیونکہ معلوم ہوا کہ بغیر مہر کے خط کو باضابطہ سرکاری دستاویز نہیں سمجھا جاتا تھا۔ یہ اقدام اس بات کی علامت ہے کہ نوزائیدہ اسلامی ریاست نے ابتدا ہی سے بین الاقوامی سفارتی زبان اور طریقہ کار کو اپنانے کی سنجیدہ کوشش کی۔

7 نبوی خطوط کے مطالعے میں سندی احتیاط کیوں ضروری ہے؟

صحیح بخاری میں ہرقل کے نام بھیجے گئے پیغام کی روایت ایک مضبوط اور مسلسل سند سے ثابت ہے، جس میں تفصیلی واقعاتی سیاق بھی موجود ہے۔ تاہم دیگر حکمرانوں کو بھیجے گئے خطوط کی اسناد اور محفوظ متون اس درجے کی صحت نہیں رکھتے، اور بعض کی نسبت صرف کتبِ سیر کی روایات پر منحصر ہے جو حدیثی سند کے مقابلے میں کمزور مانی جاتی ہیں۔ اس لیے علمی احتیاط کا تقاضا ہے کہ تمام منسوب خطوط کو ایک ہی درجۂ صحت کے ساتھ پیش نہ کیا جائے، بلکہ تاریخی نسخے، سیرت کی روایت اور حدیثی سند کے درمیان واضح فرق ملحوظ رکھا جائے تاکہ علمی دیانت مجروح نہ ہو۔

8 کیا غیر مسلم اقوام سے نبوی تعلقات کی بنیاد مستقل جنگ پر تھی؟

نہیں، بلکہ اس کے برعکس نبوی تعلقات کی بنیادی اساس عدل، دعوت و وفائے عہد، مذہبی آزادی اور حقیقی سلامتی پر رکھی گئی تھی۔ میثاقِ مدینہ، مختلف قبائل کے ساتھ کیے گئے معاہدات، صلح حدیبیہ اور بیرونی حکمرانوں کو بھیجے گئے سفارتی خطوط سب پرامن تعلقات کی واضح مثالیں ہیں۔ جنگ صرف ان مخصوص حالات میں پیش آئی جہاں کھلی جارحیت، عہد شکنی یا عملی جنگی خطرہ موجود تھا، جبکہ محض مذہبی اختلاف یا غیر مسلم شناخت کو کبھی جنگ کا جواز نہیں بنایا گیا۔ یہ توازن ثابت کرتا ہے کہ نبوی خارجہ پالیسی اصولی طور پر امن پسند تھی اور جنگ صرف ایک ناگزیر آخری چارہ کار کے طور پر اختیار کی جاتی تھی۔

9 سفارتی آداب کے حوالے سے نبوی طریقہ کار کی کیا خصوصیات تھیں؟

نبوی سفارت کاری میں سفیر کو پیغام کی درست تفہیم، متعلقہ زبان او رمقامی حالات سے مکمل واقفیت کا حامل ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا، تاکہ کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے بین الاقوامی رواج کے مطابق ایک باقاعدہ مہر بنوائی تاکہ خطوط کو باضابطہ سرکاری حیثیت حاصل ہو۔ اسی طرح ایلچیوں اور سفیروں کے مکمل تحفظ کی ضمانت دی جاتی تھی، آنے والے وفود کی معزز میزبانی کی جاتی تھی، اور تحریری ابلاغ کو واضح اور دوٹوک رکھا جاتا تھا۔ ان تمام اصولوں نے مل کر ابتدائی اسلامی سفارت کاری کو ایک منظم، پیشہ ورانہ اور قابلِ تقلید صورت عطا کی جو آج بھی بین الاقوامی تعلقات کے لیے مثال بنتی ہے۔

10 نبوی سفارتی نمونہ عصر حاضر کے کثیر المذاہب معاشروں کے لیے کیا رہنمائی فراہم کرتا ہے؟

نبوی نمونہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اپنی مذہبی شناخت اور اصولی مؤقف کو برقرار رکھتے ہوئے بھی دیگر اقوام اور مذاہب کے ساتھ عادلانہ بقائے باہمی ممکن ہے۔ معاہدے کی پابندی کو طاقت کی حالت میں ہو یا کمزوری کی، ہر صورت میں ایک لازمی اخلاقی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا گیا۔ سفارت کاری کو کبھی اصول فروشی یا کمزوری کی علامت نہیں سمجھا گیا بلکہ اسے خونریزی روکنے اور حق کو حکمت کے ساتھ واضح کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ یہ اصول آج کے کثیر المذاہب کثیر الثقافتی معاشروں اور بین الاقوامی سفارت کاری کے لیے بھی اتنے ہی متعلقہ اور قابلِ عمل ہیں جتنے ساتویں صدی کے عرب میں تھے۔

کثیر الانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 مضمون کے مطابق نبوی تعلقات کا مطالعہ بنیادی طور پر کس چیز کی وضاحت ہے؟

- الف **ایک سفارتی اور اخلاقی نظام جس میں عدل، وفائے عہد اور دعوت مرکزی حیثیت رکھتے ہیں**
- ب محض جنگی واقعات کی فہرست
- ج صرف قبائلی جنگوں کی تاریخ
- د صرف معاشی معاہدوں کا ریکارڈ

وضاحت: یہ مطالعہ محض جنگی واقعات کی فہرست نہیں بلکہ ایک سفارتی و اخلاقی نظام کی وضاحت ہے جس میں عدل اور دعوت مرکزی ہیں۔

2 قرآن کا کون سا اصول نبوی سفارتی نظام کی روح قرار دیا گیا ہے؟

- الف **﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾**
- ب ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾
- ج ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾
- د ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾

وضاحت: اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ کا اصول اس پورے سفارتی نظام کی روح قرار دیا گیا ہے۔

3 نبوی تعلقات کا سب سے نمایاں بنیادی اصول کیا تھا؟

- الف **کسی گروہ کی محض مذہبی شناخت جنگ کا سبب نہیں بنائی گئی**
- ب ہر غیر مسلم قبیلے سے جنگ لازمی تھی
- ج صرف اہلِ کتاب سے صلح کی جاتی تھی
- د مذہبی اختلاف ہی جنگ کی بنیادی وجہ تھی

وضاحت: نبوی تعلقات میں کسی گروہ کی مذہبی شناخت کو کبھی جنگ کا جواز نہیں بنایا گیا، بلکہ عمل ہی معیار رہا۔

4 یہ بنیادی اصول کہ عمل معیار ہے مذہبی شناخت نہیں، کن گروہوں پر یکساں طور پر لاگو ہوا؟

- الف **مشرکین اور اہلِ کتاب دونوں پر**
- ب صرف مشرکین پر
- ج صرف اہلِ کتاب پر
- د صرف عرب قبائل پر

وضاحت: یہ اصول مشرکین اور اہلِ کتاب دونوں کے ساتھ تعلقات میں یکساں طور پر کارفرما رہا۔

5 میثاقِ مدینہ نے یہودی قبائل کو کیا حقوق دیے؟

- الف **مذہبی آزادی، مشترک دفاع کی ذمہ داری اور شہری حقوق**
- ب مکمل سیاسی خود مختاری اور علیحدہ ریاست
- ج صرف تجارتی مراعات
- د کوئی حقوق نہیں دیے گئے

وضاحت: میثاقِ مدینہ کے ذریعے یہودی قبائل کو مذہبی آزادی، مشترک دفاع کی ذمہ داری اور شہری حقوق عطا کیے گئے۔

6 یہودی قبائل کے ساتھ ابتدائی تعلق کی بنیاد کیا تھی؟

- الف **ایک باقاعدہ شہری معاہدہ، نہ کہ جبری تبدیلیِ مذہب**
- ب جبری تبدیلیِ مذہب کی شرط
- ج مکمل جلاوطنی کا معاہدہ
- د صرف وقتی جنگ بندی

وضاحت: یہ تعلق زبردستی تبدیلیِ مذہب پر نہیں بلکہ ایک باقاعدہ شہری معاہدے پر مبنی تھا۔

7 بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ کے تنازعات کو سمجھنے کا درست علمی طریقہ کیا ہے؟

- الف **ہر قبیلے کے مخصوص اسباب اور سیاق کو الگ الگ سمجھنا چاہیے**
- ب تمام یہود کے خلاف عمومی مذہبی دشمنی کا نتیجہ نکالنا چاہیے
- ج ان واقعات کو محض افسانہ سمجھ کر رد کر دینا چاہیے
- د صرف ایک ہی سبب پر انحصار کرنا چاہیے

وضاحت: یہ تنازعات مختلف اوقات اور اسباب سے پیش آئے، اس لیے انہیں ان کے مخصوص سیاق میں سمجھنا ضروری ہے، ایک ہی سانچے میں نہیں۔

8 مضمون کے مطابق تمام یہود کے خلاف عمومی مذہبی دشمنی کا نتیجہ اخذ کرنا کیوں غلط ہے؟

الف یہ نہ تاریخی حقائق سے ثابت ہے اور نہ قرآنی عدل کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے

ب کیونکہ یہود کبھی مدینہ میں آباد نہیں تھے

ج کیونکہ کوئی تنازعہ پیش ہی نہیں آیا

د کیونکہ قرآن نے اس کی صراحتاً اجازت دی ہے

وضاحت: علمی دیانت کا تقاضا ہے کہ مخصوص واقعات سے عمومی مذہبی دشمنی کا نتیجہ نہ نکالا جائے، کیونکہ یہ تاریخی اور قرآنی عدل کے منافی ہے۔

9 مکی دور میں شدید ظلم کے مقابلے میں مسلمانوں کو کیا ہدایت دی گئی؟

الف صبر اور پرامن دعوت کی ہدایت

ب جوابی حملے کی اجازت

ج ہجرت سے مکمل انکار کی ہدایت

د خفیہ مسلح مزاحمت کی ہدایت

وضاحت: مکی دور میں شدید ترین ظلم کے باوجود مسلمانوں کو صبر، برداشت اور پرامن دعوت کی ہدایت دی گئی تھی۔

10 مدنی دور میں قریش کی کھلی جنگی جارحیت کے مراحل کون سے دفاعی معرکے تھے؟

الف بدر، احد اور خندق

ب حدیبیہ اور خیبر

ج طائف اور تبوک

د حنین اور تبوک

وضاحت: مدنی دور میں جب قریش نے کھلی جنگی جارحیت اختیار کی تو بدر، احد اور خندق جیسے دفاعی معرکے پیش آئے۔

11 درج ذیل میں سے کون سا بیان مشرکین مکہ کے ساتھ نبوی رویے کے تدریجی سفر کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف مکی دور کے صبر سے مدنی دفاع، پھر حدیبیہ اور فتح مکہ کے عفو تک کا سفر

ب ابتدا سے آخر تک صرف جنگ کا راستہ اپنایا گیا

ج کبھی کوئی معاہدہ نہیں کیا گیا

د عفو صرف مدنی دور کے آغاز میں دیا گیا

وضاحت: یہ سفر صبر سے دفاع اور بالآخر حدیبیہ و فتح مکہ کے عفو تک پھیلا ہوا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ امن و عفو ہی اصل مرکزی وسائل تھے۔

12 مشرکین مکہ کے حوالے سے حدیبیہ اور فتح مکہ نے کیا ثابت کیا؟

الف امن، معاہدہ اور عفو ہی نبوی پالیسی کے حقیقی مرکزی وسائل تھے جنگ آخری راستہ تھی

ب جنگ ہی واحد ترجیحی حکمت عملی تھی

ج معاہدے کبھی نہیں کیے گئے

د عفو کبھی نہیں دیا گیا

وضاحت: حدیبیہ اور فتح مکہ کا عام معافی کا اعلان اس بات کی روشن مثال ہیں کہ امن اور عفو نبوی پالیسی کے مرکزی وسائل تھے۔

13 رسول اللہ ﷺ نے عرب قبائل کے ساتھ کس نوعیت کے معاہدے کیے؟

الف بیعت، امن، تعاون اور عدم جارحیت کے متنوع معاہدے

ب صرف جنگ بندی کے وقتی معاہدے

ج صرف تجارتی معاہدے

د کوئی معاہدہ نہیں کیا گیا

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے مختلف قبائل کے ساتھ بیعت، امن، باہمی تعاون اور عدم جارحیت کے متنوع معاہدے کیے۔

14 قبائل سے آنے والے وفود کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جاتا اور مقامی نظم کیسے قائم کیا جاتا؟

الف وفود کو عزت دی جاتی اور مقامی حالات کے مطابق معلم و عامل بھیجے جاتے

ب وفود کو واپس بھیج دیا جاتا

ج وفود سے جبری بیعت لی جاتی

د وفود کو نظر انداز کر دیا جاتا

وضاحت: آنے والے وفود کو عزت و احترام دیا جاتا اور مقامی حالات کے مطابق معلم اور عامل بھیجے جاتے تاکہ نظم قائم رہے۔

15 قبائلی خودمختاری کو نئے اسلامی نظم میں کیسے شامل کیا گیا جو ایک پختہ سیاسی حکمت عملی سمجھی جاتی ہے؟

الف یکدم ختم کرنے کے بجائے بتدریج ایک وسیع تر عدل پر مبنی نظام میں شامل کیا گیا

ب فوری اور جبری طور پر مکمل خاتمہ کیا گیا

ج بالکل نظر انداز کیا گیا

د صرف طاقت کے زور پر ضم کیا گیا

وضاحت: قبائلی خودمختاری کو تدریج کے ساتھ ایک وسیع تر عدل پر مبنی سیاسی نظام میں شامل کیا گیا، جو ایک پختہ حکمت عملی تھی۔

16 حدیبیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کن حکمرانوں کو دعوتی خطوط بھیجے؟

الف ہرقل، کسریٰ، مقوقس اور نجاشی سمیت متعدد حکمرانوں کو

ب صرف عرب کے قبائلی سرداروں کو

ج صرف مدینہ کے یہودیوں کو

د صرف قریش کے سرداروں کو

وضاحت: حدیبیہ کے بعد امن کا ماحول ملنے پر روم کے ہرقل، ایران کے کسریٰ، مصر کے مقوقس اور حبشہ کے نجاشی کو خطوط بھیجے گئے۔

17 رسول اللہ ﷺ نے بین الاقوامی سفارتی رواج کے مطابق کیا اقدام کیا اور کیوں؟

الف مہر بنوائی، کیونکہ بغیر مہر کے خط کو تحریری سند نہیں سمجھا جاتا تھا

ب پرچم بنوایا تا کہ لشکر کی شناخت ہو

ج سفارت خانہ قائم کیا

د الگ کرنسی جاری کی

وضاحت: چونکہ بغیر مہر کے خط کو تحریری سند نہیں سمجھا جاتا تھا، اس لیے آپ ﷺ نے بین الاقوامی رواج کے مطابق ایک مہر بنوائی۔

18 نبوی خطوط کی اسناد کے بارے میں کیا علمی احتیاط ضروری ہے؟

الف ہرقل کے خط کی روایت مضبوط سند سے ثابت ہے، جبکہ دیگر خطوط کی اسناد یکساں درجے کی نہیں

ب تمام خطوط ایک ہی مضبوط سند سے ثابت ہیں

ج کسی خط کی کوئی سند موجود نہیں

د تمام خطوط بلا استثنا ضعیف ہیں

وضاحت: صحیح بخاری میں ہرقل کے نام پیغام کی روایت مضبوط سند سے ثابت ہے، جبکہ دیگر خطوط کی اسناد اسی درجے کی نہیں، اس لیے احتیاط ضروری ہے۔

19 نبوی سفارتی نظام میں سفیروں اور وفود کے حوالے سے کیا اصول اپنائے گئے؟

الف سفیروں کے تحفظ کی ضمانت، وفود کی معزز میزبانی اور واضح تحریری ابلاغ

ب سفیروں کو گرفتار کرنے کا اصول

ج وفود کو داخلے کی اجازت نہ دینا

د خطوط میں مبہم پیغامات بھیجنا

وضاحت: سفیروں کے تحفظ، وفود کی معزز میزبانی اور واضح تحریری ابلاغ نے ابتدائی اسلامی سفارت کاری کو منظم صورت دی۔

20 حبشہ کے حکمران نجاشی نے مکی دور میں مہاجر مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

الف پناہ دی اور قریش کے دباؤ کے باوجود انصاف کے ساتھ فیصلہ دیا

ب انہیں واپس مکہ بھیج دیا

ج انہیں جیل میں ڈال دیا

د قریش کے دباؤ پر انہیں بے دخل کر دیا

وضاحت: نجاشی نے مہاجرین کو پناہ دی اور قریش کے نمائندوں کے دباؤ کے باوجود انصاف کے ساتھ ان کا مقدمہ سن کر ان کے حق میں فیصلہ دیا۔

21 نجاشی کے واقعے سے کیا سبق ملتا ہے؟

الف غیر مسلم حکمران کے ساتھ تعلق سیاسی مصلحت کے علاوہ باہمی احترام اور انصاف پر بھی استوار ہو سکتا ہے

ب غیر مسلم حکمرانوں سے کوئی تعلق نہیں رکھا جا سکتا

ج نجاشی کا کردار غیر اہم تھا

د قریش کے دباؤ نے ہمیشہ کامیابی حاصل کی

وضاحت: نجاشی کا واقعہ ثابت کرتا ہے کہ کسی غیر مسلم حکمران کے ساتھ تعلق باہمی احترام، انصاف اور دعوت کے اصولوں پر بھی استوار ہو سکتا ہے۔

22 روایات کے مطابق نجاشی کے ساتھ نبوی رابطے کا کیا نتیجہ نکلا؟

الف رسول اللہ ﷺ کے دعوتی خط کے بعد نجاشی نے اسلام قبول کر لیا

ب نجاشی نے دعوت مسترد کر دی

ج نجاشی نے قریش کا ساتھ دیا

د نجاشی نے کوئی جواب نہیں دیا

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کو دعوتی خط ارسال کیا، اور روایات کے مطابق نجاشی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

23 نبوی نمونہ عصر حاضر کے کثیر المذاہب معاشروں کے لیے کیا رہنمائی فراہم کرتا ہے؟

الف مذہبی شناخت برقرار رکھتے ہوئے بھی عادلانہ بقائے باہمی ممکن ہے

ب کثیر المذاہب معاشرہ ناقابل عمل ہے

ج سفارت کاری صرف کمزوروں کا ہتھیار ہے

د معاہدے کی پابندی غیر ضروری ہے

وضاحت: نبوی نمونہ ثابت کرتا ہے کہ مذہبی شناخت برقرار رکھتے ہوئے بھی عادلانہ بقائے باہمی قائم رکھی جا سکتی ہے۔

24 معاہدے کی پابندی کو نبوی نمونے میں کیسا سمجھا گیا؟

الف قوت و کمزوری دونوں حالات میں ایک اخلاقی ذمہ داری

ب صرف کمزوری کی حالت میں لازم

ج صرف قوت کی حالت میں لازم

د غیر ضروری اور قابل نظر انداز

وضاحت: معاہدے کی پابندی، خواہ قوت کی حالت ہو یا کمزوری کی، ایک مستقل اخلاقی ذمہ داری کے طور پر پیش کی گئی۔

25 درج ذیل میں سے کون سا بیان نبوی سفارت کاری کے اصل مقصد کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف اصول فروشی نہیں بلکہ خونریزی روکنے اور حق کو حکمت سے واضح کرنے کا ذریعہ

ب کمزوری چھپانے کا طریقہ

ج وقتی مفاد حاصل کرنے کا ذریعہ

د دشمن کو دھوکا دینے کا حربہ

وضاحت: سفارت کاری کو اصول فروشی نہیں بلکہ خونریزی روکنے اور حق کو حکمت کے ساتھ واضح کرنے کی ایک حکیمانہ صورت کے طور پر اپنایا گیا۔

26 مضمون کے مطابق نبوی سفارتی اصول آج کے دور میں کیوں متعلقہ ہیں؟

الف یہ اصول کثیر المذاہب اور بین الاقوامی تعلقات کے لیے اتنے ہی متعلق ہیں جتنے ساتویں صدی میں تھے

ب یہ اصول صرف ساتویں صدی کے عرب تک محدود تھے

ج ان اصولوں کا آج کوئی اطلاق ممکن نہیں

د یہ اصول صرف مسلم ممالک کے لیے تھے

وضاحت: یہ اصول آج کے کثیر المذاہب اور کثیر الثقافتی معاشروں میں بھی اتنے ہی متعلقہ ہیں جتنے ساتویں صدی عیسوی کے عرب میں تھے۔

27 مضمون کا حاصلِ کلام کیا ہے کہ عدل اور دعوت کا امتزاج کیا کر سکتا ہے؟

الف یہ کسی بھی دور میں پرامن بقائے باہمی کی ٹھوس بنیاد بن سکتا ہے

ب یہ صرف تاریخی حیثیت رکھتا ہے، عملی نہیں

ج یہ صرف مذہبی رسم ہے

د یہ سیاسی معاملات سے غیر متعلق ہے

وضاحت: نتیجے میں بتایا گیا ہے کہ عدل اور دعوت کا امتزاج کسی بھی دور میں پرامن بقائے باہمی کی ٹھوس بنیاد بن سکتا ہے۔

28 رسول اللہ ﷺ کا مجموعی طرزِ عمل کس بات کی دلیل ہے؟

الف مذہبی رواداری اور اصولی مؤقف ایک ساتھ قائم رہ سکتے ہیں

ب رواداری اور اصولی مؤقف ایک ساتھ ممکن نہیں

ج اصولی مؤقف رواداری کو ختم کر دیتا ہے

د رواداری ہمیشہ اصول کی قربانی مانگتی ہے

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل ثابت کرتا ہے کہ مذہبی رواداری اور اصولی مؤقف ایک ساتھ قائم رہ سکتے ہیں، بشرطیکہ بنیاد عدل پر ہو۔

29 سفارتی آداب میں سفیر کے لیے کیا بنیادی صلاحیت ضروری سمجھی جاتی تھی؟

الف پیغام کی درست تفہیم اور متعلقہ زبان و حالات سے واقفیت

ب صرف جسمانی طاقت

ج صرف مالی وسائل کی فراوانی

د صرف قبائلی تعلقات کی مضبوطی

وضاحت: سفیر کو پیغام کی درست تفہیم، متعلقہ زبان اور مقامی حالات سے مکمل واقفیت کا حامل ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا۔

30 مضمون میں دعوتی خطوط کے بنیادی مضمون کے طور پر کیا بیان کیا گیا؟

الف توحید، آپ ﷺ کی رسالت اور دعوتِ حق قبول کرنے کی ذمہ داری

ب سیاسی اتحاد کی محض درخواست

ج تجارتی معاہدے کی پیشکش

د علاقائی تنازعات کا حل

وضاحت: دعوتی خطوط میں توحید، رسالت اور ذمہ دار طریقے سے حق قبول کرنے کی دعوت بیان کی گئی تھی۔